ٹیلیفون نمبر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم دوشنبہ

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۲ ماہ ہجرت آج شام کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ آج حضور نے قریباً سترہ افراد کو شرف ملاقات بخشا۔ ان میں جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ناظر اعلیٰ بھی تھے۔ اس کے علاوہ جماعت دہم دینیات کلاس کے ۳۰ کے قریب طلباء کو بھی حضور نے شرف ملاقات بخشا۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے فالحمد للہ

کل ۷ بجے کے قریب مجلس خدام الاحمدیہ نے مولوی محمد صادق صاحب مجاہد سماٹرا، اور مرزا منور احمد صاحب اور محمد عبد اللہ صاحب کے اعزاز میں جو امریکہ تبلیغ کے لئے جا رہے ہیں ٹی پارٹی دی۔ جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے شمولیت فرمائی۔ اور تبلیغ اسلام کے متعلق نہایت اہم تقریر فرمائی ؛

جلد ۳۴ | ۱۳ ماہ ہجرت ۱۳۲۵ ہش | ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۶۵ھ | ۱۳ مئی ۱۹۴۶ء | نمبر ۱۱۲

ہندوستان کی سیاسی الجھن

کیا پاکستان کا مطالبہ جائز مطالبہ نہیں؟

گزشتہ سے پیوستہ

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

اپنے گزشتہ مضمون میں جو "الفضل" مورخہ ۱۸ اپریل میں شائع ہو چکا ہے۔ میں نے ہندوستان کی موجودہ سیاسی الجھن کے بارے میں بعض خیالات کا اظہار کیا تھا۔ اور پاکستان اور اکھنڈ ہندوستان کے متعلق ہر دو قوموں کا نظریہ پیش کر کے بتایا تھا کہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے مطالبات کا ماحصل اور دلائل کا خلاصہ کیا ہے۔ اور ساتھ ہی پاکستان کے حسن و قبح کے متعلق بعض اشارے کئے تھے۔ اور مسلمانوں کی کمزوری اور مظلومیت کی طرف اہل وطن کو توجہ دلائی تھی۔ اس کے بعد گو ابھی میرے پاس قریباً تین چوتھائی مضمون کے نوٹ باقی تھے۔ میں نے ایک مصلحت کے ماتحت بقیہ حصہ کا لکھنا ترک کر دیا۔ لیکن ایک بات جو اس مبحث میں خاص اصولی رنگ رکھتی ہے اور گویا سارے فیصلہ کی بنیاد ہے بیان کرنی ضروری ہے۔ اور یہ مضمون اسی اصولی امر کی تشریح کے لئے لکھ رہا ہوں۔ وانما الاعمال بالنیات وما توفیقی الا باللہ

وہ اصولی سوال جس کی طرف میں نے اوپر اشارہ کیا ہے یہ ہے کہ کیا مسلمانوں کی طرف سے پاکستان کا مطالبہ جائز مطالبہ نہیں؟ اس سوال کا سیدھا اور صاف جواب تو یہ ہے کہ جب ایک قوم اپنے معاملات میں آزادی لیعد خود اختیاری کے رستہ پر گامزن ہوتے ہوئے کوئی خاص نظام یا خاص طریق عمل اختیار کرنا چاہے تو دنیا کے ہر معروف اخلاقی قانون کے ماتحت اسے اس کا حق ہے اور کسی دوسرے کو اس کے اس حق میں روک ڈالنے یا سدراہ ہونے کا اختیار نہیں ہوتا کیونکہ جس طرح طبعاً اور فطرتاً ہر شخص اپنے گھر کا مالک ہے۔ اور اس کے گھر کے اندرونی نظم و نسق میں کسی دوسرے کو دخل دینے کا اختیار نہیں۔ اسی طرح بلکہ اس سے بڑھ کر ہر قوم اپنے گھر کی آپ مالک ہے۔ اور اسے یہ اختیار ہے کہ اپنے گھریلو معاملات کو جس طرح چاہے چلائے۔ اور اپنے لئے جو نظام پسند کرے۔ اس پر کاربند ہو۔ اسکے اس اختیار کو محدود کرنا اور اس کی مرضی کے خلاف اسے کسی دوسری قوم یا دوسری حکومت کی ماتحتی میں رکھنا غلامی کی قسموں میں سے ایک بدترین قسم کی غلامی ہے۔ جو اپنے نتائج کی وسعت کے لحاظ سے انفرادی غلامی سے بھی بہت زیادہ ظالمانہ اور بہت زیادہ خطرناک ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب فرعون مصر نے حضرت موسےٰ پر یہ احسان جتایا۔ کہ تو ہمارے گھر کے ٹکڑوں پر پلا ہے۔ تو حضرت موسےٰؑ نے بے ساختہ جواب دیا کہ ایک دریا میں بہتے ہوئے بچے کو باہر نکال کر پال لینا ایک معمولی قسم کی نیکی ہے۔ جس پر تجھے اس طرح فخر کرتے ہوئے شرم محسوس ہونی چاہیئے مگر یہ جو تو نے ایک قوم کی قوم کو غلام بنا رکھا ہے یہ کہاں کا انصاف ہے چنانچہ قرآن شریف فرماتا ہے :۔

قال الم نربك فينا وليداً ولبثت فينا من عمرك سنين . . . . قال تلك نعمة تمنها علي ان عبدت بني اسرائيل (سورہ شعرا)

"یعنی فرعون نے موسےٰؑ سے کہا کیا ہم نے تجھے بچپن میں اپنے گھر میں نہیں پالا۔ اور کیا تو نے ہمارے ساتھ رہ کر سالہا سال اپنی زندگی نہیں گزاری . . . . موسےٰؑ نے کہا تم میری ذات پر یہ چھوٹا سا احسان جتاتے ہو۔ مگر اپنے اخلاق کا یہ بھیانک پہلو بھولے ہوئے ہو کہ تم نے میری ساری قوم بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا ہے۔"

پس قوموں کا حق خود اختیاری ابتدائی زمانہ سے مسلّم ہے۔ اور کسی دوسری قوم کو اس حق میں جابرانہ دست اندازی کا اختیار نہیں۔ لہذا اگر مسلمانوں کی اکثریت اپنے لئے پاکستان پسند کرتی ہے تو محض اس کی یہ خواہش اور اس کا یہ مطالبہ ہی اس کے جواز کی دلیل ہے۔ اور ہندوؤں یا انگریزوں کو اس پر بیں بجبیں ہونے یا اس میں روڑے اٹکانے کا کوئی حق نہیں۔ یہ کہنا کہ پاکستان کی سکیم میں یہ نقص ہے یا وہ نقص ہے۔ یا یہ کہ پاکستان کا مطالبہ مسلمانوں کے لئے نقصان دہ ہے یا یہ کہ پاکستان کی نسبت فلاں سکیم مسلمانوں کے لئے زیادہ مفید ہو سکتی ہے۔ ایک ہمدردانہ مشورہ کی حیثیت میں تو قابل اعتراض نہیں۔ کیونکہ مشورہ کی صورت میں مشورہ لینے اور دینے والا دونوں سمجھتے ہیں۔ کہ یہ ایک محض مشورہ ہے۔ اور ضروری نہیں کہ وہ بہر صورت قبول کیا جائے اور آخری فیصلہ بہرحال اس قوم کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ جس نے اپنے گھر کے انتظام کو چلانا ہے۔ مگر اس معاملہ میں مشورہ کی حد سے نکل کر جبر و استبداد کا رنگ اختیار کرنا اور اپنی مرضی کو دوسری قوم کی مرضی پر اس طرح ٹھونسنا جس طرح کہ ایک فاتح اپنے مفتوح پر اور ایک آمر اپنے مامور پر حکم چلاتا ہے یقیناً ایک

ایڈیٹر۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

ہو درجہ ظالمانہ فعل ہے جس کی دنیا کا کوئی ضابطہ اخلاق اجازت نہیں دیتا۔ مگر افسوس ہے کہ آجکل دنیا کی ہر جابر قوم اپنے کمزور ہمسایوں کے ساتھ یہی کھیل کھیل رہی ہے۔ اور کوئی نہیں پوچھتا۔ قومی یا انفرادی آزادی فطرت کا اوّلین اصول ہے۔ اور اس اصول میں صرف اسی قسم کی استثنار جائز ہے۔ جس طرح کہ بعض اوقات ایک آزاد انسان کو اس کے کسی جرم کی وجہ سے وقتی طور پر قید خانہ میں ڈال دیا جاتا ہے پس سوائے اس کے کہ ہندوستان کے مسلمان مجرم قرار دیئے جا کر آزادی کے حق سے محروم کر دیئے جائیں۔ ان کا حقِ خود اختیاری کا مطالبہ ایک جائز فطری مطالبہ ہے۔ جس کے متعلق دوسرے لوگ ایک ہمدرد کی حیثیت سے مخلصانہ مشورہ پیش کرنے کا حق تو بے شک رکھتے ہیں۔ مگر اسے استبدادی رنگ میں رد کرنے کا حق نہیں رکھتے۔

اس جگہ اوپر کے سوال کا دوسرا پہلو سامنے آتا ہے۔ کہ آیا قوموں کا حق خود اختیاری جسے آج کل کی سیاسی اصطلاح میں رائٹ آف سلف ڈیٹرمینیشن (Right of Self-Determination) کہتے ہیں۔ ایک غیر مشروط حق ہے۔ جو ہر صورت میں ہر قوم کو حاصل ہونا چاہیئے۔ یا کہ وہ بعض خاص شرائط اور بعض خاص حالات کے ساتھ مشروط ہے۔ اور صرف اسی صورت میں کسی قوم کو یہ حق حاصل ہوتا ہے۔ جبکہ اس میں یہ خاص شرائط اور یہ خاص حالات پائے جائیں؟ یہ وہ اہم سوال ہے جو دراصل اس ساری بحث کی جان ہے۔ کہا جاتا ہے کہ دنیا میں کوئی حق بھی خواہ وہ افراد سے تعلق رکھتا ہو یا کہ اقوام سے غیر مشروط (absolute) طور پر یعنی گردوپیش کے حالات سے آزاد ہو کر محض فلسفیانہ رنگ میں قابل قبول نہیں ہوتا بلکہ جس طرح دنیا میں ہر چیز کو ایک نسبتی (relative) حیثیت حاصل ہے۔ اسی طرح قوموں کا حق خود اختیاری بھی غیر مشروط نہیں ہے بلکہ گردوپیش کے حالات کی روشنی میں نسبتی حیثیت رکھتا ہے۔ اور سارے حالات کے ساتھ سموئے جانے کے بعد قابل عمل ہوتا ہے وغیر ذالک

ہم اس بات کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ اصولاً یہ نظریہ درست ہے۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ گردوپیش کے حالات کو اتنی اہمیت دے دی جائے۔ کہ ان کی وجہ سے کسی قوم کا اصل حق ہی باطل ہو جائے۔ یا یہ کہ گردوپیش کے حالات کو آڑ بنا کر کسی قوم کو اس کے جائز حق سے محروم کر دیا جائے۔ اگر مسلمانوں کو اس قسم کی وجوہات کی بناء پر ان کے حقوق سے محروم کیا جائے۔ تو یقیناً یہ اسی قسم کا ظلم ہوگا۔ جو آج تک انگریز آمریت ہندوستان کو اس کی آزادی سے محروم رکھنے کے لئے روا رکھتی آئی ہے۔ دراصل حقِ آزادی خالقِ فطرت کی پیدا کردہ موٹر پاور ہے۔ اور گردوپیش کے حالات زیادہ سے زیادہ ایک بریک کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور کوئی عقلمند انسان بریک کے استعمال کو اس حد تک نہیں پہنچاتا۔ کہ موٹر ایک ناکارہ وجود بنکر ہمیشہ کے لئے کھڑی ہو جائے۔ موٹر بہرحال چلنے چلانے کے لئے بنی ہے اور بریک کا وجود صرف موٹر کو اپنے رستے سے اکھڑنے اور دوسرے ٹریفک کے ساتھ ٹکرانے سے بچانے کے لئے مقصود ہے۔ اور جو شخص اس بریک کو موٹر کے ناکارہ کرنے کے لئے استعمال کرتا ہے۔ وہ یقیناً یا تو ایک نادان دوست ہے۔ اور یا ایک بدنیت دشمن۔

اس نظریہ کے ماتحت اگر ہم غور کریں تو قوموں کا حقِ خود اختیاری پانچ اہم شرطوں کے ساتھ مشروط قرار پاتا ہے۔ پس جہاں بھی یہ شرطیں پائی جائیں گی۔ وہاں کسی دوسرے بہانہ کی آڑ لیکر کسی قوم کو اس کے حقِ خود اختیاری سے محروم کرنا ایک ظلم عظیم ہوگا۔ لیکن جہاں یہ شرطیں نہیں پائی جائیں گی۔ وہاں کسی قوم کا حقِ خود اختیاری کا مطالبہ کرنا بھی جائز نہیں سمجھا جائے گا بلکہ اس صورت میں اس قوم کا فرض ہوگا کہ اپنی ہمسایہ قوموں کے ساتھ مل کر کوئی مشترک اتحادی نظام قائم کرے یہ پانچ شرطیں جیسا کہ حق و انصاف کا تقاضا ہے یہ ہیں:۔

اول مذہب کا اختلاف۔ ظاہر ہے کہ مذہب افراد اور قوموں کی زندگی پر بھاری اثر رکھتا ہے۔

(باقی صفحہ ۳ پر)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کی مجلس علم و عرفان

کیا دنیا میں منافرت اور جنگ و جدال بھی خدا تعالیٰ کی مرضی کے ماتحت ہو رہا ہے

۱۲ ماہ ہجرت ۱۳۲۵ ہش مطابق ۱۲ مئی ۱۹۴۶ء

آج بعد نماز مغرب کی مجلس میں جناب پروفیسر ایس۔ رڈی صاحب سوڈی گورنمنٹ کالج لدھیانہ نے جو تعلیم الاسلام کالج میں کیمسٹری کے پریکٹیکل کا امتحان لینے کے لئے بطور ممتحن تشریف لائے۔ یہ سوال پیش کیا کہ دنیا میں ایک طرف تو ہم دیکھتے ہیں کہ انسانوں میں ایک دوسرے سے منافرت ہے اور جنگ و جدال پایا جاتا دوسری طرف یہ کہا جاتا ہے کہ خدا کے حکم کے بغیر پتہ بھی نہیں ہل سکتا ہے پھر کیا انسانوں میں ایک دوسرے سے منافرت اور جنگ و جدال بھی خدا کی مرضی کے ماتحت ہو رہا ہے

حضور نے اس کا مفصل جواب بیان فرمایا۔ جس کے سننے کے بعد جناب پروفیسر صاحب نے کہا۔ میں نے اپنے دوستوں سے آپ کے متعلق جو کچھ سنا ہوا تھا۔ آج میں نے اس کو لاکھوں اور کروڑوں درجے زیادہ پایا۔ اور اس گفتگو سے بہت فائدہ اٹھایا ہے۔ حضور نے اس سوال کے جواب میں جو تقریر فرمائی ممکن نہیں کہ مختصر الفاظ میں اس کی صحیح کیفیت بیان کی جا سکے۔ تاہم کسی قدر نقشہ ذہن میں لانے کے لئے چند سطور تحریر کی جاتی ہیں۔

حضور نے فرمایا۔ اس قسم کا اعتراض اس وقت بھی پیش کیا گیا تھا جب قرآن نازل ہوا۔ خدا تعالےٰ نے اسے رد کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر خدا اس قسم کی باتوں کو پسند کرتا تو پھر نبی اور مصلح کیوں بھیجتا۔ خدا کی طرف سے انبیاء کا آنا ہر زمانہ میں آنا اور ہر قوم میں آنا اس بات کا ثبوت ہے کہ خدا تعالےٰ نے انسانوں میں منافرت اور لڑائی جھگڑے پیدا نہیں کئے۔ اور نہ وہ انہیں پسند کرتا ہے۔ دراصل خدا تعالیٰ نے انسان کو طاقتیں دے کر بھیجا۔ جنہیں وہ اچھے طریق سے بھی استعمال کر سکتا ہے۔ اور برے طریق سے بھی۔ خدا تعالےٰ انکے نبی صحیح اور درست طریق بتانے کے لئے آتے ہیں پھر جو اچھا رستہ اختیار کرتا ہے۔ وہ اچھا بن جاتا ہے۔ اور جو برا رستہ اختیار کرتا ہے۔ وہ برا قرار پاتا ہے۔ رہی یہ بات کہ خدا تعالیٰ سب کو نیک کیوں نہیں بنا دیتا۔ اگر مجبور کر کے ایسا کرتا تو انسان انعام کا مستحق نہ ہوتا۔ یونیورسٹی جب امتحان مقرر کرتی ہے۔ تو یہ نہیں کہ ممتحن لڑکوں کو سوالات کے جوابات بتا دے۔ اور پھر حل کرنے کے لئے کہے۔ بلکہ جو اپنی کوشش سے اچھا حل کرتا ہے۔ وہ انعام کا مستحق ہوتا ہے اسی طرح خدا تعالیٰ نے انسان کو بنایا ہے پس قرآنی تعلیم کے مطابق یہ درست نہیں۔ کہ دنیا میں جنگ و جدال بھی خدا تعالیٰ کی مرضی اور منشا کے ماتحت ہوتا ہے۔ مسلمانوں میں جب بگاڑ پیدا ہوا۔ تو انہوں نے خود الزام سے بچنے کے لئے یہ عذر تراش لیا۔ دراصل انسان اپنی بدیوں اور بدکاریوں کے ذمہ وار آپ ہوتے ہیں۔ موجودہ زمانہ میں بھی جب لوگوں نے اپنے مذہب کی تعلیموں کو چھوڑ دیا۔ اور جھگڑے فساد پیدا ہو گئے۔ تو خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا۔ آپ نے اپنے ملک کی دو بڑی قوموں ہندو مسلمانوں کو صلح کا پیغام دیا۔ اور دعوت دی کہ ہم حضرت رام اور کرشن کو مانتے ہیں۔ ہندو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت کریں تو سب مذہبی لڑائی جھگڑے ختم ہو سکتے ہیں۔

اس کے بعد حضور نے ہندو مسلم اتحاد کے اصل طریق بیان فرمائے۔ اور اسی سلسلہ میں ذکر فرمایا کہ ہندوستان میں لیڈروں کی کمی نہیں پیرؤوں کی کمی ہے۔ لیڈر پبلک سے ڈرتے رہتے ہیں۔ کہ کوئی بات اس کی مرضی کے خلاف نہ ہو جائے۔ ایسے لوگ صحیح رنگ میں راہ نمائی نہیں کر سکتے۔ خاکسار غلام نبی

اور خصوصاً مشرقی ممالک میں تو اسے وہ حیثیت حاصل ہے۔ جسے موجودہ زمانہ کے مغربی قوموں کے لوگ غالباً خیال میں بھی نہیں لاسکتے۔ پس دو الگ الگ مذہب رکھنے والی قوموں کا ایک نظام میں منسلک ہونا یقیناً اپنے اندر ٹکراؤ کے بہت سے خطرات رکھتا ہے۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ مذہب کے اختلاف سے محض کسی ضمنی عقیدہ کا اختلاف مراد نہیں ہے۔ بلکہ سیاسی میدان میں صرف وہی مذہبی اختلاف مؤثر سمجھا جاسکتا ہے جو بنیادی امور پر مشتمل ہو۔ اور رسمی طور پر یہ بنیادی امور دو ہیں یعنی (الف) بانی مذہب کا مختلف ہونا اور (ب) مذہبی کتاب کا مختلف ہونا۔ پس وہی قوم دوسری قوموں سے الگ ہونے کی حقدار سمجھی جاسکتی جس کا مذہبی بانی دوسری قوموں کے مذہبی بانیوں سے اور جس کی مقدس کتاب دوسری قوموں کی مقدس کتابوں سے جدا ہے۔ کیونکہ یہ امور ایسے ہیں۔ جن کے متعلق قوموں کا اختلاف نہایت وسیع اور گہرے اثرات رکھتا ہے۔

دوم۔ تہذیب و تمدن (Culture) کا اختلاف۔ یہ اختلاف بھی مذہبی عقائد کے اختلاف کی طرح بہت وسیع الاثر ہے اور جہاں یہ اختلاف موجود ہو۔ وہاں دو قوموں میں کامل اتحاد کی صورت پیدا نہیں ہوسکتی۔ دراصل جس طرح ایک لوہے کا ٹکڑا دوسرے ٹکڑے کے ساتھ پیوست اور ایک جان ہونے کے لئے اس بات کو چاہتا ہے کہ یہ دونوں ٹکڑے نہ صرف ایک قسم کے لوہے کے ہوں۔ بلکہ دونوں کا درجہ حرارت بھی اپنے کمال میں ایک جیسا ہو۔ اسی طرح قوموں کا باہمی اتصال و اتحاد بھی تہذیب و تمدن کی یکسانیت کا متقاضی ہے۔ اور وہ ملک کبھی بھی اتحاد کی برکتوں سے مستفید نہیں ہوسکتا۔ جس میں دو قومیں مختلف و متضاد تہذیب و تمدن رکھنے والی پائی جائیں۔

سوم۔ قومی ضروریات کا جدا جدا ہونا ظاہر ہے کہ اگر ایک قوم کی ضروریات دوسری قوم سے جدا اور مختلف ہیں۔ تو پھر جب تک اس قوم کے لئے کوئی اپنا علیحدہ نظام قائم نہ کیا جائے جو اس کی ضروریات کو بصورت احسن پورا کرسکتا ہو۔ اس وقت تک یہ قوم کبھی بھی دوسری قوم کے سایہ میں پلکر ترقی نہیں کرسکتی۔

چہارم کسی قوم کا کسی علیحدہ ملک یا ملک کے کسی علیحدہ اور معین اور معقول حصہ میں بصورت اکثریت آباد ہونا۔ بعض اوقات ایک ملک میں دو جدا جدا قومیں آباد ہوتی ہیں مگر وہ ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح ملی جلی صورت میں آباد ہوتی ہیں کہ الگ الگ مذہب اور الگ الگ تہذیب و تمدن رکھنے کے باوجود ان کے لئے علیحدہ علیحدہ نظام حکومت کا قیام ناممکن ہوتا ہے۔ اور اس صورت میں ان کی حکومتوں کو جدا کرنا کسی قوم کے لئے بھی فائدہ کا موجب نہیں ہوتا بلکہ فتنہ و فساد اور ٹکراؤ کے موقعوں کو بڑھا دیتا ہے۔ پس حق خود اختیاری (Right of Self-Determination) کے استعمال کے لئے یہ بھی ایک ضروری شرط ہے کہ جو قوم اس کی مدعی بنتی ہے۔ وہ کسی علیحدہ ملک میں یا ملک کے کسی علیحدہ اور معین اور معقول حصہ میں نمایاں اکثریت کے رنگ میں آباد ہو

پنجم۔ مندرجہ بالا شرطوں کے علاوہ یہ شرط بھی ضروری ہے کہ قوم کی اکثریت میں اس بات کی خواہش اور مطالبہ پایا جائے۔ کہ ہمارا نظام جدا ہونا چاہیئے۔ یہ شرط اس لئے ضروری ہے کہ اگر باوجود مذہبی اور تمدنی اختلاف کے ایک قوم اپنے مخصوص حالات کے ماتحت اپنی ہمسایہ قوموں کے ساتھ ملکر ایک ہی نظام میں منسلک رہنا چاہتی ہے۔ تو یہ ایک مبارک خواہش ہے اور کوئی وجہ نہیں کہ ایسی قوم کو خواہ نخواہ مجبور کرکے علیحدہ کیا جائے۔ اس کے مقابل پر جب ایک قوم کی اکثریت میں علیحدگی کی خواہش موجود ہو۔ تو اسے مجبور کرکے کسی دوسری قوم کے ساتھ اکٹھا رکھنا بھی ایک بھاری ظلم ہے۔ کیونکہ انصاف اور حق خود اختیاری کا تقاضا ہے کہ اسے علیحدہ ترقی کا موقعہ دیا جائے

یہ وہ پانچ اصولی باتیں ہیں جن کے جمع ہونے پر ایک قوم کو عقل و انصاف کی رو سے حق خود اختیاری حاصل ہو جاتا ہے۔ اور اس کے بعد اسے اس حق سے محروم کرنا ویسی ہی جابرانہ آمریت ہے۔ جیسی کہ یورپ والے مشرقی ممالک پر روا رکھنے کے عادی ہیں۔ یہ کہنا کہ فلاں حصہ ملک الگ ہوکر اپنی حکومت کو آزادانہ رنگ میں نہیں چلا سکے گا۔ یا یہ کہ اس طرح وہ دوسری زبردست قوموں کا شکار بن جائے گا۔ یا یہ کہ اس کی اقتصادی مشنری بگڑ کر تباہ ہو جائے گی یا یہ کہ وہ ملک کے دوسرے حصوں پر جس میں خود اسکے اپنے بھائی بند آباد ہیں۔ اپنا اثر و رسوخ کھو بیٹھے گا۔ اپنے اندر ناصحانہ انداز تو ضرور رکھتا ہے۔ اور اس جہت سے کسی قوم کو ایسی نصیحت کے سننے سے انکار نہیں ہونا چاہیئے۔ مگر ان باتوں کی وجہ سے کسی قوم کی خواہش اور مطالبہ کو رد کرکے اسے ایک خلاف مرضی نظام کی ماتحتی قبول کرنے پر مجبور کرنا ہرگز انصاف کا شیوہ نہیں۔ آخر جب ہندو کو انگریز کی غلامی سے آزاد ہونے کا حق ہے۔ تو مسلمان کو ہندو کی غلامی سے آزاد ہونے کا حق کیوں نہیں؟ اور جب ہندو انگریز سے یہ کہنے کا حق رکھتا ہے۔ کہ تمہارے خیال میں تمہاری حکومت ہمارے لئے ایک بھاری رحمت ہی سہی۔ مگر بہرحال ہم اسے اب اپنے لئے اچھا نہیں سمجھتے۔ اور اپنے ملک میں اپنے رنگ کی حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ تو مسلمان کیوں اسی دلیل کی بناء پر علیحدہ نظام قائم نہیں کرسکتا؟ انصاف کا فطری ترازو بہرحال سب انسانوں کے لئے ایک ہے۔ تو پھر ایسا کیوں ہو کہ ہندو کے لئے انگریز کے ساتھ معاملہ کرنے کا ترازو اور ہو۔ اور مسلمانوں کے ساتھ معاملہ کرنے کے لئے اور؟ ہاں اگر مسلمان ہندوستان کے کسی معین حصہ میں علیحدہ طور پر اکثریت کی صورت میں آباد نہ ہوتے یا ان کا مذہب و تمدن ہندوؤں کے مذہب اور تمدن سے الگ نہ ہوتا یا ان کی قومی ضروریات ہندوؤں کی قومی ضروریات سے جدا نہ ہوتیں۔ یا باوجود ان ساری باتوں کے ان میں علیحدگی کی خواہش نہ ہوتی۔ تو پھر بے شک ہندوؤں کا اکھنڈ ہندوستان کا مطالبہ جائز اور درست تھا۔ لیکن جب کہ حق خود اختیاری کی ساری شرائط موجود ہیں تو پھر مسلمانوں کو اس حق سے محروم کرنا نہ صرف قرین انصاف نہیں بلکہ ملک میں ایسے فتنہ کے بیج بونے کے مترادف ہے کہ جو آئندہ چل کر انگریزی آمریت سے بھی زیادہ بھیانک صورت اختیار کرسکتا ہے۔

پس موجودہ حالات میں ہندوؤں کے لئے صرف ایک ہی معقول اور منصفانہ راستہ کھلا ہے اور وہ یہ کہ وہ دل کی سچی تبدیلی ثابت کرکے مسلمانوں کو ایسی پختہ اور مستقل مراعات اور ایسے یقینی تحفظات دے دیں کہ ان کے دل میں علیحدگی کی خواہش خود بخود ختم ہو جائے۔ اور وہ ہندوؤں کے ساتھ ملکر ایک مشترک نظام میں رہنے کے لئے تیار ہو جائے۔ اور یہ صورت ہرگز ناممکن نہیں۔ مسلمان طبعاً فیاض دل ہے۔ اور "بھول جاؤ اور معاف کردو" کے اصول کی طرف بہت جلد کھینچا جاسکتا ہے۔ پس جو بات جبر سے حاصل نہیں ہوسکتی اسے محبت کی زنجیروں سے کھینچ لو۔ کیونکہ محبت کی قوت جبر کی طاقت سے بہت زیادہ دائمی ہے۔ اور دوستی کی کشش دشمنی کے دباؤ سے کہیں زیادہ زوردار۔ مگر یاد رکھو کہ اصولاً قربانی دکھانا ہندوؤں کے ذمہ ہے۔ کیونکہ ہندوستان میں ان کی اکثریت ہے اور دولت و تعلیم میں بھی وہ مسلمانوں سے بہت آگے ہیں۔ پس اگر وہ فراخ دلی کے ساتھ مسلمانوں کو اسلامی صوبوں میں مکمل اور حقیقی خود مختاری دیدیں اور مرکز میں بھی انکے لئے برابری کے حقوق اور پختہ تحفظات محفوظ کردیئے جائیں۔ تو اس طرح مسلمان کا پاکستان کا مطالبہ قریباً قریباً پورا ہو جاتا ہے۔ اور ہندو بھی اکھنڈ ہندوستان کی خواب سے محروم نہیں ہوتا۔ اور ملک کی شان بھی قائم رہتی ہے۔ کاش ایسا ہوسکے۔ اے کاش ایسا ہوسکے۔ ورنہ نتیجہ اس کے سوا کچھ نہیں ہوگا کہ ہندوستان ایک خطرناک جنگ کی آگ سے نکلکر دوسری خطرناک جنگ کی آگ میں جا گریگا۔ اور فی الحال نہ پاکستان باقی رہے گا اور اکھنڈ ہندوستان بس اس سے زیادہ میں اس وقت کچھ نہیں کہونگا کیونکہ باقی تفاصیل کا بیان کرنا موجودہ حالات [illegible] مشکل ہے۔ جو اس وقت مناسب نہیں۔ خاکسار مرزا بشیر احمد قادیان ۱۱/۵/۴۶

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کی مجلس علم و عرفان

بقیہ ۱۰ ماہ ہجرت مطابق ۱۰ مئی ۱۹۴۶ء

قرآن کریم کی کوئی آیت منسوخ نہیں

قرآن کریم میں نسخ کے متعلق فرمایا۔ نسخ ماننے والے علماء میں نسخ کے متعلق اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں۔ کہ قرآن کی بعض آیتیں بعض کو منسوخ کر دیتی ہیں۔ (۲) بعض کہتے ہیں۔ سنت متواتر بھی قرآن کریم کی آیات کو منسوخ کر دیتی ہے۔ (۳) بعض کہتے ہیں احادیث متواتر بھی منسوخ کر دیتی ہیں اور (۴) اگر کسی روایت کے متعلق علماء کا خیال ہو۔ کہ صحیح ہے۔ اور اس کے راوی سچ بولنے والے ہیں۔ تو کہتے ہیں ایسی ایک حدیث بھی قرآن کریم کی آیت کو منسوخ کر سکتی ہے۔

مگر یہ سب خیالات لغو اور باطل ہیں۔ اور قرآن کریم کے نہ سمجھنے کی وجہ سے پیدا ہوئے ہیں۔ قرآن کریم کی اندرونی شہادتیں ان کو رد کرتی ہیں۔ قرآن کریم کا دعویٰ ہے کہ اگر یہ خدا کے سوا کسی غیر کی طرف سے ہوتا۔ تو اس میں اختلاف کثیر پایا جاتا۔ دوسرے الفاظ میں اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ اگر قرآن میں نسخ ہو۔ تو ضروری ہے۔ کہ اس میں اختلاف کثیر ہو۔ کیونکہ کوئی آیت منسوخ اسی صورت میں قرار دی جا سکتی ہے جبکہ دوسری آیت سے اس کا اختلاف ہو۔ کوئی کہہ سکتا ہے کہ قرآن میں اختلاف کثیر تو نہیں مگر اختلاف قلیل ضرور پایا جاتا ہے۔ اس لئے نسخ ثابت ہے اور دو چار آیتیں منسوخ ہیں۔ مگر دراصل اس آیت کے معنی کرنے میں پہلے لوگوں نے غلطی کھائی ہے۔ جب کوئی اہم مسئلہ ہو۔ تو ایک بات میں اختلاف بھی اختلاف کثیر ہوتا ہے۔ اس کے لئے ضروری نہیں۔ کہ بہت سی باتوں میں اختلاف ہو۔ پس اختلاف کثیر کے یہ معنی ہیں کہ ایک اہم بات دوسری کے خلاف بیان کی جائے۔ خواہ ایک ہی بات ہو۔ یہ اختلاف کثیر ہوگا۔ مفسرین نے اس آیت کے معنی کرنے میں غلطی کی ہے۔ اختلاف کثیر بے شک تعدد کے معنوں میں بھی آتا ہے۔ لیکن ایک بات میں اہم اختلاف ہو۔ تو اسے بھی اختلاف کثیر کہیں گے۔ پس اس آیت کے یہ معنی ہیں۔ کہ قرآن میں کوئی دو آیتیں ایک دوسری کے خلاف نہیں ہیں۔ دو مختلف اور متضاد باتیں نہیں ہیں۔ قرآن میں کوئی ایک بات بھی ایسی نہیں۔ جس میں اختلاف کثیر ہو۔ اور جسے دوسری آیات سے تطبیق نہ دی جا سکے۔ اور یہ اس بات کی دلیل ہے۔ کہ قرآن میں نسخ نہیں ہے۔

آزاد ہند میں مذہب تبدیل کرنے کی اجازت

سلسلہ کلام میں حضور نے فرمایا۔ حال میں میں نے کانگرسی لیڈروں سے پھر دریافت کرایا۔ کہ آزاد ہند میں مذہب تبدیل کرنے کی اجازت ہوگی یا نہیں۔ مولانا ابوالکلام صاحب آزاد نے پہلے تو یہ کہا۔ کہ بہت نازک وقت ہے۔ اس وقت اس قسم کا سوال نہیں اٹھانا چاہیئے۔ گاندھی جی نے بھی ٹالنے کی کوشش کی۔ لیکن پنڈت جواہر لال صاحب نہرو نے لکھ دیا کہ آزاد ہند میں کوئی وجہ نہیں۔ کہ مذہب تبدیل کرنے کی آزادی نہ ہو۔ اس کے بعد گاندھی جی نے اور مولانا ابوالکلام صاحب آزاد نے بھی اس کی تصدیق کر دی ہے۔

تعویذ اور دم

ایک صاحب نے سوال کیا۔ کہ تعویذ اور دم کے متعلق ایک طرف تو یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ منع ہے۔ اور دوسری طرف جواز کا بھی کچھ پتہ لگتا ہے۔ یہ اختلاف کیوں ہے۔ فرمایا:-

یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ بعض چیزوں میں فائدہ بھی ہوتا ہے۔ اور مضرت بھی۔ قرآن کریم میں شراب کے متعلق آتا ہے۔ کہ اس میں نفع بھی ہے اور نقصان بھی۔ مگر مضرت زیادہ ہے اس لئے اس سے خدا تعالیٰ نے منع کر دیا۔ یہی حال تعویذ اور گنڈے کا ہے۔ یہ مسمریزم کی ایک قسم ہے۔ کمزور طبیعت والے پر اس کا ایسا اثر پڑ جاتا ہے۔ کہ اسے مٹانا مشکل ہوتا ہے۔ اور اعصاب سے جو بیماریاں تعلق رکھتی ہیں۔ ان میں تعویذ اور دم کا اثر ہوتا ہے کیونکہ اعصابی بیماری والا تعویذ وغیرہ سے یہ سمجھتا ہے۔ کہ اسے ایک ایسی چیز مل گئی ہے۔ جو اس کی حفاظت کر سکتی ہے۔ خواہ وہ حقیقت میں کچھ بھی نہ کر سکتی ہو۔ اس وجہ سے بیماری میں جو طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ بعض اوقات بیماری پر غالب آجاتی ہے۔ اور بیمار تندرست ہو جاتا ہے۔ اس طرح تعویذ وغیرہ میں کچھ فائدہ تو ہوا۔ مگر اس طرح دل اور دماغ کمزور ہو جاتا ہے۔ اور اس کا اثر آگے اولاد پر پڑتا ہے۔ اور یہ بہت بڑا نقصان ہے۔ اس وجہ سے اسلام نے اس سے منع کر دیا۔ مگر بعض اوقات مجبوری میں جب کوئی اور علاج میسر نہ آسکتا ہو۔ اس سے کام لے لیا جائے۔ تو حرج نہیں۔ مگر اس کو مفید سمجھنا اور اس کے درست ہونے پر ایمان لانا اور تعویذ لکھنے والوں کی بزرگی کی علامت قرار دینا یہ جائز نہیں۔

مہتمم مرکز تنظیم اہلسنّت کا مناظرہ سے فرار

حفظ امن کے انتظام سے دیدہ دانستہ گریز

۱۲ اپریل کو ڈیرہ اسماعیل خاں میں مدرسہ نعمانیہ کا سالانہ جلسہ تھا۔ جس پر لال حسین صاحب اختر اور سید نور الحسن صاحب بخاری جو اپنے آپ کو معتمد مرکز تنظیم اہلسنت لاہور بتلاتے ہیں تشریف لائے۔ اور حسب معمول احمدیت کے خلاف تقریریں کیں۔ اور مناظرہ کا چیلنج دیا۔ اس چیلنج کو سیکرٹری جماعت احمدیہ نے منظور کرتے ہوئے شرائط طے کرنے کی کوشش کی اور حسب ذیل مسودہ مرتب کیا گیا:-

شرائط مناظرہ مابین جماعت اہلسنت و جماعت احمدیہ ڈیرہ اسماعیل خاں۔

(۱) تین مضمون زیر بحث لائے جاویں گے۔ دو میں مدعی جماعت اہلسنت ہوگی اور ایک میں جماعت احمدیہ۔

(۲) مضامین حسب ذیل ہونگے۔

(الف) حیات حضرت مسیح علیہ السلام۔ مدعی جماعت اہلسنت مجیب جماعت احمدیہ۔

(ب) ختم نبوت۔ مدعی جماعت اہل سنت۔ مجیب جماعت احمدیہ۔

(ج) صداقت جناب مرزا صاحب۔ مدعی جماعت احمدیہ۔ مجیب جماعت اہلسنت۔

(۳) ہر جماعت کا ایک صدر ہوگا۔ جو شرائط کی پابندی اور امن کے قیام کا ذمہ وار ہوگا۔

(۴) سوائے مناظر اور صدر صاحبان کے کسی کو بولنے کا حق نہ ہوگا۔

(۵) ہر جماعت اپنے اپنے ممبران کی طرف سے امن کی ذمہ وار ہوگی۔

(۶) پہلی تقریر مدعی کی ہوگی۔ اور آخری بھی

(۷) پہلی تقریر پندرہ پندرہ منٹ بعدہٗ دس دس منٹ کی ہوگی۔

(۸) ہر مناظرہ تقریباً دو گھنٹوں کا ہوگا۔

(۹) فریقین صرف کتاب اللہ۔ ارشادات نبویہ کے بعد اقوال۔ تحریرات جناب مرزا صاحب پیش کر سکیں گے۔ تینوں چیزیں جماعت احمدیہ پر حجت اور جماعت اہلسنت پر پہلی دو چیزیں حجت۔

(۱۰) مناظرہ کی تاریخ کا تعین جماعت احمدیہ کے ذمہ ہوگا۔ لیکن مناظرہ کی تاریخ سے پندرہ دن پیشتر اس کا اعلان الفضل میں کر دیا جائیگا۔ اور مرکز تنظیم اہلسنت نور محلہ لاہور اور مقامی جماعت اہلسنت کے ذمہ وار مولانا سراج الدین صاحب کو یقینی طور پر اطلاع کر دی جائیگی۔

(۱۱) جو جماعت تاریخ مقررہ پر جو ایک ماہ کے اندر ہوگی۔ اپنے مناظر میدان میں نہ لائے گی۔ یا ان فیصلہ شدہ شرائط کے ماتحت مناظرہ کرنے سے گریز کرے گی۔ تو مخالف فریق کو آج کی تاریخ سے ایک ماہ بعد پریس اور پلیٹ فارم پر اس کی شکست کے اعلان کرنے کا حق حاصل ہوگا۔

(۱۲) مناظرہ کوٹھی نواب صاحب ڈیرہ پر مجمع عام میں ہوگا۔

العبد:- سکرٹری جماعت احمدیہ
دستخط محمد حسین۔

العبد:- مہتمم مرکز تنظیم اہلسنت سید نور الحسن ۱۲-۴-۴۶

چونکہ ان شرائط پر ڈیرہ اسماعیل خاں کے اکابرین میں سے کسی نے دستخط نہ کئے اور نہ کسی مولوی صاحب نے۔ چنانچہ ایک مقامی مولوی سراج الدین صاحب کو جن کا ذکر اس تحریر میں ہے جب دستخط کرنے کے لئے کہا گیا تو انہوں نے پہلے ایک ہزار روپیہ اور پھر پانصد روپیہ بطور ضمانت جمع کرانے کا مطالبہ کیا۔ چونکہ اس کا مطلب یہ تھا۔ کہ ڈیرہ اسماعیل خاں کا کوئی ذمہ وار شخص بانی [illegible] کی ذمہ واری لینے کے لئے تیار نہیں۔ اس لئے جماعت احمدیہ

ڈیرہ کی طرف سے ۱۷ اپریل کو مہتمم صاحب مرکز تنظیم کو لکھا گیا کہ مولوی سراج الدین صاحب شرائط مناظرہ پر دستخط کرنے کے لئے تیار نہیں ان کو آپ لکھیں کہ حفظ امن کی ذمہ واری لیتے ہوئے شرائط مناظرہ پر دستخط کر دیں۔ اس کے جواب میں مہتمم صاحب نے ۲۹ اپریل کو ایک کارڈ لکھا جو جماعت احمدیہ کو یکم مئی کو ملا۔ اس میں لکھا تھا۔ "اگر وہ لوگ امن کی ذمہ واری نہیں لیتے تو کوئی بات نہیں میں خود مناظرے میں موجود رہوں گا۔ اور آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ کسی قسم کی بدامنی نہ ہوگی۔ آپ تاریخ تقرر کا اعلان کرا دیں۔ یہاں سے میں حاضر خدمت ہو کر خود امن کی ذمہ واری لے لوں گا۔" اس کا حسب ذیل جواب دوسرے ہی دن انہیں بھیج دیا گیا۔

مکرمی جناب سید نور الحسن صاحب بخاری

سلام مسنون۔ آپ کا کارڈ محررہ ۲۹ اپریل ۴۶ء بندہ کے ۱۷ کے خط کے جواب میں کل شام کے وقت موصول ہوا۔ جواباً عرض ہے کہ آپ کو بخوبی علم ہے کہ جب بندہ ڈیرہ میں شرائط طے کرنے کے لئے آپ کے پاس حاضر ہوا تھا۔ تو اس وقت آپ کی طرف سے موجودہ اصحاب نے آپ کے شرائط تحریر میں لانے پر کتنا شور و غوغا کیا تھا۔ حتیٰ کہ کوئی کہتا تھا کہ یہ بات درست نہیں اور دوسرا کچھ اور ہی راگ الاپتا تھا۔ اور کوئی آپ کو تنبیہ کرتا تھا جس سے ڈیرہ والوں کی ذہنیت ظاہر ہوتی تھی۔ ایں حالات چونکہ آپ یہاں کے باشندہ نہیں ہیں کسی صورت میں بھی جماعت اہلسنت والجماعت ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے نمائندہ نہیں ہو سکتے اور نہ ہی حفظ امن کے ذمہ وار ٹھہر سکتے ہیں۔ خصوصاً جبکہ مقامی مولوی صاحبان امن کی ذمہ واری لینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اور نہ ہی مقامی غیر احمدی اکابر اس قسم کے مناظرہ کے حق میں ہیں بلکہ مخالف ہیں۔ لہٰذا اگر آپ کو تحقیق حق اور تلاش ہدایت مطلوب ہو تو آپ بجائے مناظرہ کے تحریری مباحثہ کر سکتے ہیں جو مساوی خرچ پر طبع کرا کر شائع کیا جا سکتا ہے اور پبلک خود مطالعہ کر کے حق و باطل میں تمیز کر سکتی ہے۔ امید ہے کہ اس معقول تجویز کو منظور کرتے ہوئے جواب باصواب سے مشکور فرمائیں گے والسلام علےٰ من اتبع الھدےٰ۔

اس چٹھی کا جواب ابھی تک ان کی طرف سے نہیں دیا گیا۔ اور نہ امید ہے کہ دیں۔ اسی دوران میں نواب صاحب ڈیرہ نے بھی اپنی کوٹھی مناظرہ کے لئے دینے سے انکار کر دیا۔ چونکہ انعقاد مناظرہ کے لئے سب سے اہم شرط قیام امن کو دیدہ دانستہ نظر انداز کر دیا گیا۔ اور جب اس کی طرف توجہ دلائی گئی تو اس کی تکمیل کی قطعاً پروا نہیں کی گئی۔ پھر جب مقام مناظرہ جس کا شرائط میں ذکر ہے ملنا ناممکن ہو گیا۔ تو مناظرہ کے انعقاد کی کوئی صورت باقی نہ رہ گئی۔ مہتمم صاحب مرکز تنظیم کو چاہیئے تھا کہ یا تو ان نہایت اہم امور کے متعلق جماعت احمدیہ ڈیرہ اسماعیل خاں کی تسلی کراتے یا تحریری مباحثہ کی جو صورت پیش کی گئی تھی اسے منظور کرتے۔ لیکن چونکہ انہیں تحقیق حق منظور نہیں اور نہ وہ میدان مقابلہ میں آنے کی جرأت رکھتے ہیں۔ کیونکہ لے دے کر ان کے پاس صرف لال حسین صاحب اختر ہیں جو احمدیت سے مرتد شدہ ہیں۔ اس لئے انہوں نے اپنی خیر اسی میں سمجھی کہ حفظ امن کا کوئی انتظام نہ کرائیں۔ اور اس طرح مناظرہ سے جان بچا سکیں۔ اب اگر وہ گھر بیٹھے اپنی جھوٹی فتح کا ڈھنڈورا پیٹیں تو حق پسند اصحاب بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ وہ کہاں تک حق بجانب ہوں گے۔

خاکسار محمد حسین سیکرٹری جماعت احمدیہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں

اے جماعت احمدیہ کے افراد!

اپنی معذوری کی سواریوں کی گردنیں کاٹ دو

خدا کا خلیفہ تمہیں پکارتا ہے

جماعت احمدیہ! آج ہمارے امام نے ہم سے مطالبہ کیا ہے کہ ہر احمدی یہ عہد کرے کہ وہ ہر سال ایک نیا احمدی بنائے گا۔

(۲) آج ہمارے امام نے ہم سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ ہر احمدی ہر سال کچھ فراغت کے دن۔ رخصتوں کے ایام تبلیغ کے لئے وقف کرے۔

(۳) آج ہمارے امام نے ہم سے مطالبہ کیا ہے کہ پنشن یافتگان بقیہ ایام زندگی خدمت دین یعنی تبلیغ کے لئے پیش کریں۔

(۴) آج ہمارے امام نے تبلیغ پر انتہائی زور دیا ہے کہ جلد از جلد اپنی تعداد بڑھاؤ ورنہ خطرے کے ایام قریب آ رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے افراد سے یہ امر دریافت طلب ہے کہ کیا ہر احمدی نے ان مطالبات پر توجہ کی ہے اور نظارت دعوت و تبلیغ میں یہ اطلاع دی ہے کہ وہ امسال اتنے دن کے لئے تبلیغ کے لئے نظارت کے مقرر کردہ علاقہ میں جائیں گے۔

کیا ہر پنشنر احمدی نے اطلاع دی ہے کہ وہ پنشن یافتہ ہے۔ اور اسے فکر معاش نہیں۔ نظارت دعوۃ و تبلیغ اس کے لئے حلقہ مقرر کر دے وہ وہاں رہ کر تبلیغ حق کرے گا۔

کیا ہر احمدی نے اطلاع دیدی ہے کہ وہ اس صورت میں تبلیغ کے لئے پروگرام بنا رہا ہے۔ کہ نظارت کے مہیا کردہ پتوں پر تبلیغی خط و کتابت کرے گا۔ یا بعض پتوں پر تبلیغی لٹریچر بھجوانے کا مکمل انتظام و اخراجات اپنے ذمہ لے گا۔ یا اتنا وقت روزانہ یا آٹھویں روز باقاعدہ تبلیغ کرے گا۔ کیا ہر احمدی نے اس سال ایک نیا احمدی بنانے کا وعدہ انچارج صاحب بیعت کو ارسال کر دیا ہے؟

اگر نہیں تو کون سے عذر اس کے راستے میں حائل ہیں۔ کیا وہ اپنے تئیں صحابہؓ کا مثیل صحابہؓ کی طرح قربانی کئے بغیر ہی کہلوانا چاہتے ہیں۔ یاد رہے جس طرح جنگ حنین میں حضرت عباسؓ کی آواز پر کہ اے انصار خدا کا رسول تمہیں بلاتا ہے۔ صحابہؓ اپنی سواریوں کی گردنیں کاٹ کر واپس دوڑ پڑے تھے۔ اگر اسی طرح آج خدا کے خلیفہ کی آواز پر آپ لوگوں نے لبیک نہ کہی۔ اور خدا کے خلیفہ کی آواز جو نظارت ہذا کی طرف سے دہرائی گئی ہے اس پر لبیک نہ کہی۔ اور اپنی چھوٹی چھوٹی معذوریوں کی سواریوں کی گردن نہ کاٹی تو آپ کو کوئی حق نہیں کہ خدا سے ان انعامات کا مطالبہ کریں۔ اس دائمی زندگی کا مطالبہ کریں۔ اس رضا کا مطالبہ کریں جو ان صحابہؓ کو ملی۔ خوب یاد رکھو کہ قربانی سے ہی زندگی ملتی ہے۔ اور مبارک ہیں وہ جو جلد لبیک لبیک یا خلیفۃ اللہ کہتے ہوئے آئیں۔ اور اپنی جانیں اس کے ایک اشارے پر قربان کرنے کے لئے تیار ہوں۔

ناظر دعوت و تبلیغ

کراچی میں احمدیہ کمیشن ایجنسی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت چوہدری نذیر احمد صاحب واقف زندگی ننگل باغباناں کو کراچی میں کمیشن ایجنسی قائم کرنے کے لئے بھیجا جا رہا ہے۔ ۱۴ مئی کو صبح کی گاڑی سے روانہ ہوں گے۔ جو دوست تجارتی رنگ میں کراچی سے اپنا کاروبار کرنا چاہیں وہ چوہدری نذیر احمد صاحب سے خود مل لیں۔ یا ان سے خط و کتابت کریں۔

احباب سے امید کی جاتی ہے کہ وہ اس ایجنسی کو کامیاب بنانے میں پورا پورا تعاون کریں گے۔ فی الحال چوہدری صاحب کا پتہ یہ ہوگا۔

چوہدری نذیر احمد صاحب معرفت احمدیہ لائبریری بندر روڈ کراچی

خاکسار۔ کمرشل سیکرٹری تحریک جدید

بروقت مفید مشورہ

عام طور پر لوگ مکان تعمیر کرا چکنے کے بعد بجلی کی وائرنگ کراتے ہیں۔ دیواروں میں سوراخ نکالنے سے یقیناً عمارت کو نقصان پہنچتا ہے۔ آپ تعمیر کے کام کے ساتھ ہی بجلی کی وائرنگ کرا کر اس نقصان سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔

مکینیکل انڈسٹریز لمیٹڈ قادیان نے بجلی کی وائرنگ اور دیگر کام متعلقہ بجلی اعلیٰ پیمانہ پر آپ کی حسب پسند اور بارعایت کرنے کا انتظام کر رکھا ہے۔

آپکی تسلی ہی ہمارا بہترین معاوضہ ہے

المشتہر:- سید عبدالحی آف منصوری مینجنگ ڈائرکٹر

ڈاکٹر و کیمسٹ صاحبان توجہ فرمائیں

بدر کیمیکل انڈسٹریز لمیٹڈ قادیان میں مختلف قسم کی ادویات و انجکشن تیار کئے جاتے ہیں

مثلاً

Calcium Gluconate

Emetine Hydrochloride

Quinine Bi-Hydrochloride

Essence of Chickens Liver Extract

Caffi Aspirine Tab وغیرہ وغیرہ

مفت پرائس لسٹ و تفصیل کے لئے دفتر کو لکھیں۔ ڈاکٹری لائن سے دلچسپی رکھنے والے محنتی ایجنٹوں کی ضرورت ہے

بدر کیمیکل انڈسٹریز لمیٹڈ قادیان (پنجاب)

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چوہدری عزیز احمد صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی سب جج بہادر درجہ اول بھیرہ

دعویٰ دیوانی ۲۴۲ سنہ ۱۹۴۵ء

ہرمہندر سنگھ ولد ہرنام سنگھ قوم بھاٹیہ بنام لالہ جیون مل سکنہ اچران تحصیل بھیرہ

اپیل صاحب بہادر مورخہ یا دعویٰ بنام لالہ جیون مل ولد صاحب دتہ مل قوم بھاٹیہ سکنہ کوٹ مومن تحصیل بھلوال حال ملازم بکنگ کلرک لائل پور۔ این ڈبلیو۔ آر۔ مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمیٰ جیون مل مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام جیون مل مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مذکور تاریخ ۲۳ ماہ ۵ سنہ ۴۶ ۱۹ء کو مقام بھیرہ حاضر عدالت ہذا نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کاروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۷ ماہ ۵ سنہ ۴۶ ۱۹ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط

مہر عدالت

مستورات کی صحت کی حقیقی ضامن

(رئیس الاطباء حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ کی مایہ ناز ایجاد)

ہمدم نسواں!

لیکوریا اور اس سے پیدا شدہ تمام زنانہ امراض۔ کمر درد سر درد۔ دم پھولنا۔ پیڑو میں درد۔ کمی بھوک۔ نقص ماہواری کو دور کرنے کے علاوہ عورتوں کو تندرست اور اولاد پیدا کرنے کے قابل بناتی ہے۔ قیمت مکمل کورس ایک روپیہ چودہ آنے عہ/۱۴ علاوہ محصول ڈاک

منیجر دواخانہ مرہم عیسیٰ (قائم شدہ ۱۸۹۱ء) بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب فرمائیں

ضرورت ہے

ایک اعلیٰ قائم شدہ چائے کی کمپنی میں بطور سیلز مین آرگنائزرز سپروائزرز۔ ڈپو منیجرز اور سند یافتہ اکاؤنٹنٹ پنجاب دہلی صوبہ سرحد بلوچستان اور کشمیر میں تقرر کیلئے امیدواروں کی طرف سے درخواستیں مطلوب ہیں۔ جو امیدوار کے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہو۔ درخواست کے ساتھ نقول اسناد بھی شامل کی جائیں۔ تنخواہ قابلیت اور تجربہ کے مطابق دیجائیگی

درخواستیں معرفت الفضل قادیان ارسال کیجائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک ضروری تصحیح

کل کے اخبار میں طبیہ عجائب گھر قادیان کے اشتہار میں "دس گولیوں سے پچیس پونڈ وزن بڑھ گیا" سہواً لکھا گیا ہے۔ اصل فقرہ یوں ہے "پچیس گولیوں سے ۱۵ پونڈ وزن بڑھ گیا" احباب تصحیح فرمالیں۔

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

کراچی ۱۱ فروری۔ جنرل پوسٹ آفس کے احاطہ میں دن دہاڑے ڈاکہ پڑ گیا۔ جس سے قریباً اسی ہزار روپے کا نقصان ہوا۔ ڈاکو تاک ہی میں بیٹھے تھے کہ جب خزانچی اور چپڑاسی امپریل بنک میں روپیہ جمع کرانے کے لئے جانے لگے۔ تو انہوں نے پستول سے تین فائر کئے اور تھیلیاں چھین کر کار میں بیٹھ کر بھاگ گئے۔

شملہ ۱۱ مئی۔ آج ساڑھے دس بجے پنڈت جواہر لال نہرو اور مسٹر جناح میں سوا گھنٹہ تک ملاقات ہوئی۔ ملاقات کے خاتمہ پر اخباری نمائندوں نے دونوں لیڈروں کے فوٹو لئے۔ پنڈت نہرو نے بعد میں بتایا کہ ان کی مسٹر جناح سے مزید ملاقات کا کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ اب وہ شملہ کانفرنس میں ہی ملیں گے۔

شملہ ۱۱ مئی۔ تین پارٹیوں کی کانفرنس کا اجلاس آج تین بجے سہ پہر منعقد ہوا۔ اور پونے چھ بجے تک جاری رہا۔ سرکاری طور پر بتایا گیا کہ کانفرنس کے اجلاس امروز میں اس امر کا جائزہ لیا گیا کہ گفتگو کے نتیجہ خیز ثابت ہونے میں کسی حد تک کامیابی ہوئی۔ اجلاس کل شام کے چھ بجے تک ملتوی کر دیا گیا۔ مولانا آزاد نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ ایک دو روز میں آپ کو کوئی خبر مل جائے گی۔

پیرس ۱۱ مئی۔ وزیر خارجہ برطانیہ نے پیرس کانفرنس میں روسی نمائندہ کو بتایا کہ ۲۱ اقوام کی صلح کانفرنس کی مخالفت نہ صرف صلح کانفرنس کے ویٹو کے مترادف ہے۔ بلکہ ان اقوام کے حق پر بھی ایک حملہ ہے جو جنگ میں شریک ہوئیں۔ اور جنہیں اظہار رائے کا حق ہے۔ امریکہ نے تجویز پیش کی کہ پندرہ جون کو صلح کانفرنس منعقد ہو۔ لیکن روس نے اس کی مخالفت کی۔ اور کہا کہ صلح کانفرنس سے قبل صلح نامہ کی بنیادی شرطوں کے متعلق روس امریکہ برطانیہ اور فرانس میں کوئی سمجھوتہ ہو جانا ضروری ہے۔

لاہور ۱۱ مئی سونا ۱۰۴/۸ چاندی ۱۷۶/ روپے پونڈ ۱۸/۸ روپے

امرتسر۔ ۱۱ مئی۔ سونا ۱۰۷/ روپے

روم ۱۱ مئی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ اٹلی کے بادشاہ وکٹر ایمونیل تخت سے دست بردار ہو گئے ہیں۔ آپ اپنی ملکہ کے ہمراہ نیپلز کی بندرگاہ سے روانہ ہو گئے ہیں غالباً مصر جا رہے ہیں۔

شملہ ۱۱ مئی۔ مولانا آزاد صدر کانگرس نے فلسطین کے متعلق اینگلو امریکن کمیٹی کی رپورٹ کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ اس رپورٹ نے مشرق بعید اور وسط مشرق میں بے چینی پھیلا دی ہے۔ اس کے بہت ہی خطرناک اور دور رس نتائج نکلیں گے۔

لکھنؤ ۱۱ مئی۔ لکھنؤ یونیورسٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ جولائی ۱۹۴۶ء سے لکھنؤ یونیورسٹی میں بی اے بی۔ ایس۔ سی۔ بی کامرس اور قانون کی جماعتوں میں ہندی اور اردو کی تعلیم کا سلسلہ شروع کر دیا جائے۔ ۴۸-۱۹۴۷ء اور ۴۹-۱۹۴۸ء کے امتحانات میں طلباء اپنی مرضی سے اردو۔ ہندی یا انگریزی میں پرچے کر سکیں گے۔ لیکن ۵۰-۱۹۴۹ء میں اردو یا ہندی استعمال کرنا لازمی ہو جائے گا۔ البتہ ہندی یا فارسی رسم الخط استعمال کرنا اختیاری ہوگا۔

قاہرہ ۱۱ مئی۔ یوم فلسطین کے سلسلہ میں آج مکمل ہڑتال رہی۔ آٹھ ہزار کا مجمع نماز جمعہ سے فارغ ہو کر نکل رہا تھا کہ پولیس کے ساتھ تصادم ہو گیا جس سے بیس آدمی مجروح ہو گئے۔ آج مصر کے طول و عرض میں برطانوی امپیریل ازم کے متعلق احتجاجی تقریریں کی گئیں۔

شملہ ۱۱ مئی گول میز کانفرنس کے سلسلے میں مختلف ممالک کے جو نامہ نگار آئے ہوئے ہیں انہوں نے اب تک تیس لاکھ الفاظ کے تار بھیجے ہیں۔ یہ تعداد گذشتہ سال شملہ کانفرنس کے موقع پر ایک ماہ میں جس قدر الفاظ کے تار بھیجے گئے تھے ان سے دوگنی ہے۔ تاروں کی رفتار پنڈت نہرو اور مسٹر جناح میں ملاقات کی خبر سننے کے بعد یکایک بڑھ گئی ہے۔

شملہ ۱۱ مئی۔ باخبر حلقوں کا بیان ہے کہ کانگرس اور مسلم لیگ میں سمجھوتہ کرانے کے سلسلہ میں تمام کوششیں ناکام رہی ہیں۔ اور توقع کی جاتی ہے کہ شملہ کانفرنس کامیاب ہوئے بغیر کل شام کو ختم ہو جائے گی۔ اور اس کے متعلق سرکاری اعلان کر دیا جائے گا۔

لنڈن ۱۱ مئی۔ لیبر پارٹی کی جو سالانہ کانفرنس آئندہ ماہ ہونے والی ہے اسمیں اس ریزولیوشن پر بھی بحث ہوگی کہ ایٹم بم کی طاقت کے متعلق امریکہ کی اجارہ داری امن عالم کے لئے خطرہ کا باعث ہے

شملہ ۱۱ مئی۔ نواب زادہ لیاقت علی خان جنرل سیکرٹری مسلم لیگ نے ایک بیان میں گورنمنٹ کو توجہ دلائی ہے۔ کہ ہندوؤں کی ایک منظم پارٹی راشٹریہ سوئم سیوک سنگھ مسلمانوں کو مالی اور جانی نقصان پہنچانے کیلئے زبردست خطرناک تیاریاں کر رہی ہے۔ گورنمنٹ کا فرض ہے۔ کہ وہ فوراً اس جماعت کے خلاف ایکشن لے۔ اس سلسلہ میں مسلمانوں کو بھی چوکنا رہنا چاہیئے۔ اور جماعتی اور انفرادی طور پر حفاظتی سرگرمیاں شروع کر دینی چاہئیں۔

لاہور ۱۲ مئی حکومت پنجاب کے سول سپلائی بورڈ کی سب کمیٹی نے سفارش کی ہے۔ کہ جن اشیاء کی سپلائی کی حالت بہتر ہے۔ ان پر سے فوراً کنٹرول اٹھا لیا جائے۔ اور باقی ماندہ اشیاء سے کنٹرول اٹھانے کیلئے وقتاً فوقتاً نظر ثانی کرنے کی ضرورت ہے۔

لنڈن ۱۱ مئی۔ عرب آفس لنڈن کے جنرل سیکرٹری نے بتایا کہ فلسطین کے متعلق اینگلو امریکن کمیٹی کی رپورٹ امریکہ کے سیاسی دباؤ کا نتیجہ ہے اور اس سیاسی دباؤ کی وجہ امریکہ کے یہودیوں کا مشورہ ہے۔ آپ نے مزید بتایا کہ ۲۰ مئی کے اجلاس میں فیصلہ کیا جائیگا۔ کہ آیا اس معاملہ کو سکیورٹی کونسل میں پیش کرنے کی

لاہور ۱۱ مئی۔ رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ میٹرک کا نتیجہ ۳۱ مئی یا اس کے لگ بھگ شائع ہوگا۔

لنڈن ۱۱ مئی مسٹر چرچل کی وزارت کے ایک رکن لارڈ مور برک نے جب یہ خبر سنی۔ کہ امریکہ نے برطانیہ کو قرضہ دینا منظور کر لیا ہے۔ تو آپ نے کہا کہ افسوس کہ ہم نے ایک قلیل اور حقیر رقم کے عوض اپنی عظیم الشان سلطنت بیچ دی۔ اب محنت ہم کریں گے۔ اور اس کا پھل امریکن پائیں گے۔

واشنگٹن ۱۱ مئی قائم مقام وزیر خارجہ امریکہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ برطانیہ

صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب بخیریت لنڈن پہنچ گئے

لنڈن ۱۱ مئی۔ مکرم جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب بخیر و عافیت یہاں پہنچ گئے ہیں۔ آپکی طبیعت اچھی ہے اور آپ خوش و خرم ہیں۔ کیپٹن مختار احمد صاحب بخاری بھی بخیریت پہنچ گئے ہیں نیز میرا ہالینڈ جانا ویزہ حاصل کرنے کیلئے دس روز تک ملتوی ہو گیا ہے۔

میاں محمد لطیف صاحب بخیریت گھر پہنچ گئے

قادیان ۱۲ مئی۔ الحمد للہ کل میاں محمد لطیف فلائیٹ لفٹیننٹ قادیان بخیریت پہنچ گیا۔ دوران جنگ میں ان کو جاپانیوں نے قید کر لیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور رحم سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور بزرگان سلسلہ کی دعاؤں کو قبول فرما کر عزیز کو بخیریت گھر پہنچا دیا ہے۔ حضور کا اور سب بزرگان اور احباب جماعت کا خاکسار تہ دل

اور امریکہ کی حکومتیں اینگلو امریکن کمیٹی کی رپورٹ پر غور کر رہی ہیں۔ آخری فیصلہ کرنے سے پہلے عربوں اور یہودیوں سے مشورہ ضرور کیا جائیگا۔

واشنگٹن ۱۱ مئی۔ مشرق وسطےٰ کے پانچ ممالک نے وزیر خارجہ امریکہ کو مطلع کر دیا ہے۔ کہ عرب ممالک فلسطین کے متعلق اینگلو امریکن کمیشن کی سفارشات کے خلاف ہیں۔ آج مصر۔ عراق سعودی عرب لبنان اور شام کے نمائندوں کے ایک وفد نے دفتر خارجہ میں جا کر ان سفارشات کے خلاف احتجاج کیا

قاہرہ ۱۱ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ انگریز اور مصری ماہرین فن عنقریب مصر میں برطانوی ورکشاپوں اور ہوائی اڈوں کا معائنہ کریں گے۔ تاکہ اندازہ لگایا جا سکے۔ کہ انگریزوں کو مصر خالی کرنے میں کتنی مدت لگے گی۔ برطانیہ کا خیال ہے۔ کہ مصر خالی کرنے میں پانچ سال کی مہلت درکار ہے لیکن مصری مندوبین کہتے ہیں۔ کہ اس کام کے لئے بارہ مہینے کافی ہیں۔

اعلان برائے انسپکٹر بیت المال:۔ سید اصغر حسین صاحب انسپکٹر بیت المال جو آجکل ضلع جہلم کا دورہ کر رہے ہیں کی بیوی سخت بیمار ہے وہ جہاں ہوں ان کو گھر جانے کی اجازت ہے۔ اگر کسی دوست کو ان کا علم ہو تو ان کو اطلاع کر دیں۔ ناظر بیت المال